REGD No P-67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

جلد ۱۷ | ۲۸ امان ۱۳۴۷ ہش | ۲۸ ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ | ۲۸ مارچ ۱۹۶۸ء | شمارہ ۱۳

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۷ مارچ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۷ مارچ کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

• ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال تا حال ربوہ سے واپس تشریف نہیں لائے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت قادیان واپس لائے۔ آمین۔

• ۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ مع دیگر درویشان کرام خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

• ۔ اخبار الفضل کے ذریعہ معلوم ہوا کہ محترم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں ۱۳ مارچ کو ۶۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ محترم حافظ صاحب سلسلہ کے دیرینہ خدام میں سے تھے آنکھوں سے معذور ہونے کے باوجود حافظہ غیر معمولی طور پر بہت اچھا پایا۔ چنانچہ مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد مبلغین کلاس میں کامیابی حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل کی کتب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عبور حاصل تھا۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے۔

۲۷ مارچ ۔ ہفتہ زیر اشاعت قادیان کا موسم عام طور پر خشک رہا۔ مگر کل سے پھر مطلع ابر آلود ہے۔ اور وقفہ وقفہ سے بوندا باندی ہوتی رہی ہے۔ قادیان ۲۶ مارچ مکرم چوہدری مبارک علی صاحب آج بروقت چھ بجے شام بخیریت قادیان واپس تشریف لے آئے ہیں۔ الحمد للہ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

نئے قمری ہجری سال میں تسبیح و تحمید کرنے اور درود شریف پڑھنے کی مبارک تحریک

جماعت کا ہر فرد اس میں حصہ لے تا دنیا کی فضا تحمید و تمجید اور درود کی آوازوں سے معمور ہو جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۵ مارچ کے خطبہ جمعہ میں کثرت کے ساتھ ذکر الٰہی اور تحمید و تمجید کرنے کی بابرکت تحریک فرمائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو تحمید و تمجید کرنے اور درود شریف پڑھنے کو اپنا معمول بنانے کی تلقین کرتے ہوئے پوری جماعت کو ہدایت فرمائی ہے کہ وہ یکم محرم الحرام (اپریل) سے شروع کر کے ۱۳۸۸ھ کے پورے سال کے دوران ذکر الٰہی کرنے اور درود شریف پڑھنے میں خاص تعہد سے کام لیں تاکہ ذکر و اذکار کی عادت ... ان میں راسخ ہو جائے۔ حضور نے فرمایا بڑی عمر کے تمام لوگ روزانہ کم از کم دو سو مرتبہ، نوجوان کم از کم ایک سو مرتبہ۔ بچے کم از کم ۳۳ مرتبہ اور بالکل ہی چھوٹی عمر کے اطفال جنہوں نے ابھی بولنا شروع کیا ہو کم از کم تین مرتبہ پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔

پڑھنے کو اپنی عادت مستمرہ بنائیں۔ حضور نے فرمایا ہمیں اس کثرت سے یہ ورد کرنے چاہئیں کہ اس دنیا کی فضا تحمید و تمجید اور درود کی آواز سے اسی طرح معمور ہو جائے کہ ان کے آگے شیطان کی آواز ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دب جائے۔“ (الفضل ۱۷/۳) (حضور کا مفصل خطبہ آئندہ اشاعت دیا جائیگا۔ انشاء اللہ)

اخبار بدر کا یہ پرچہ احباب کی خدمت میں پہنچنے تک نئے قمری ہجری سال کا آغاز ہو چکا ہوگا۔ اس لئے تمام احباب جماعت حضور انور کی اس مبارک تحریک پر جلد از جلد عمل شروع کر دیں۔ جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین حضرات کا فرض ہے کہ حضور انور کی تحریک سب افراد جماعت تک واضح رنگ میں پہنچا دیں۔ والدین اپنے گھروں میں سب بچوں کو سکھائیں تا جماعت کے سبھی مرد و زن حضرت امام ہمام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تسبیح و تحمید اور درود شریف میں منہمک ہو کر آسمانی برکات سے بہرہ اندوز ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو اپنے فضل سے اس کی توفیق دے۔

آمین

مبلغین کرام کے تبلیغی دورے

از جناب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

نظارت ہذا کی ہدایت پر حسب ذیل مبلغین کرام اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں کے تبلیغی و تربیتی دوروں پر آخر مارچ سے روانہ ہو چکے ہیں۔ ان علاقوں کی جماعتوں کے جملہ احباب و عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ مبلغین سے کما حقہٗ فائدہ اٹھائیں اور حسب موقعہ اپنی اپنی جماعتوں میں تبلیغی و تربیتی جلسے کروائیں۔

۱۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی، یوپی و راجستھان

۲۔ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فاضل مبلغ مظفرپور۔ بہار

۳۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل کلکتہ۔ مغربی بنگال و اڑیسہ

درخواست دعا

مکرم قریشی یونس احمد صاحب اسلم درویش قادیان گذشتہ چار ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ڈیڑھ ماہ سے وکٹوریہ ہسپتال امرتسر میں داخل ہو کر زیر علاج ہیں۔ موصوف کا جگر متورم ہے اور اسی وجہ سے یرقان کا عارضہ لاحق ہے جگر کے مقام پر پیپ کیا ... کا خیال ہے کہ ... خصوصیت سے اپنی ... کاملہ عاجلہ کے ... فرمائیں

... ربانی ...

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۶۸ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم الشان کارنامہ

"بنی نوع انسان کا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ پیدا کر دینا"

(۳)

(۱۳)

تیسرے نمبر پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ براہ راست کوششیں اور وہ احسانات ہیں جن کے ذریعہ حضور نے بنی نوع انسان کا تعلق خدا تعالیٰ سے قائم کر دینے میں مدد دی:

چنانچہ حضور علیہ السلام نے سب لوگوں کے سامنے اس حقیقت کو پیش کیا کہ ہمارا خدا مجیب الدعوات ہے تم سچے خدا سے دعائیں کرو وہ تمہاری دعاؤں کو سنتا ہے اور قبول فرماتا ہے۔ آپ نے اس بات کو واضح کیا کہ ہر شخص کو ذاتی طور پر میدان میں آنا چاہیئے اور دعا کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی شناخت کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے حضور نے فرمایا:-

(۱) "قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ نہایت اعلیٰ ذریعہ خدا شناسی کا دعا ہی ہے اور خدا کی ہستی اور صفات کاملہ کی معرفت تامہ یقینیہ کاملہ صرف دعا سے ہی حاصل ہوتی ہے اور کسی ذریعہ سے حاصل نہیں ہوتی وہ امر جو بجلی کی چمک کی طرح ایک دفعہ انسان کو تاریکی کے گڑھے سے کھینچ کر روشنی کی کھلی فضا میں لاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیتا ہے۔ وہ دعا ہی ہے۔ دعا کے ذریعہ ہزاروں بدمعاش صلاحیت پر آ جاتے ہیں اور ہزاروں بگڑے ہوئے درست ہو جاتے ہیں۔" (ایام الصلح ص۹)

(ب) "نادان خیال کرتا ہے کہ دعا ایک لغو اور بیہودہ امر ہے مگر اسے معلوم نہیں کہ صرف ایک دعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلی کرتا ہے۔ اور انا القادر کا الہام ان کے دلوں پر ڈالتا ہے ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں روحانی روشنی کے طالب کیلئے صرف دعا ہی ایک ذریعہ ہے جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بخشتا اور تمام شکوک و شبہات دور کر دیتا ہے۔" (ایام الصلح ص۱)

نہ صرف یہ بلکہ حضور نے دعا کے شیریں ثمرات کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا:

(الف) "جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں — وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ وآلہ بعدد ھمّہ وغمّہ وحزنہ لھٰذہ الامّۃ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔" (برکات الدعا ص۱۰)

(ب) "ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم ص۲۰۱)

● پھر ذاتی تجربہ کی بناء پر دعا کے متعلق حضور فرماتے ہیں:-

"ہمارا زندہ حیّ و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے ہم ایک بات پوچھتے اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ ہزار مرتبہ تک بھی جاری رہے تب بھی وہ جواب دینے سے اعراض نہیں کرتا۔ وہ اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھلاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہیئے۔ دعائیں قبول کرتا ہے اور قبول کرنے کی اطلاع دیتا ہے اور بڑی بڑی مشکلات حل کرتا ہے اور جو مُردوں کی طرح بیمار ہوں ان کو بھی کثرتِ دعا سے زندہ کر دیتا ہے۔ اور یہ سب ارادے اپنے قبل از وقت اپنے کلام سے بتلا دیتا ہے خدا وہی خدا ہے جو ہمارا خدا ہے وہ اپنے کلام سے جو آئندہ کے واقعات پر مشتمل ہوتا ہے ہم پر ثابت کرتا ہے کہ زمین و آسمان کا وہی خدا ہے۔" (نسیم دعوت ص۸۲)

(۱۴)

حضور علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کے بیشمار معجزات و نشانات اور کرامات ظاہر ہوئے جن کو دیکھ کر اُن کا مشاہدہ کر کے سعید روحوں کو تازہ اور زندہ ایمان میسر آیا۔ اس کا نتیجہ ہے کہ آپ کے ماننے والوں کی عملی زندگی میں ایک زبردست نیک انقلاب آگیا۔ گویا ان کی کایا پلٹ گئی۔ بالکل اسی طرح جیسے چودہ سو سال پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ صحابہ کرام کے اندر روحانی تبدیلی واقع ہوئی جس کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کے الفاظ میں سنیئے ؎

کَمْ شَارِبٍ بِالرَّشْفِ دَنًّا طَافِحًا
فَجَعَلْتَهُ فِی الدِّیْنِ کَالنَّشْوَانِ
کَمْ مُحْدِثٍ مُسْتَنْطِقِ الْعِیْدَانِ
قَدْ صَارَ مِنْكَ مُحَدَّثَ الرَّحْمٰنِ
تَرَكُوْا الْغَبُوْقَ وَبَدَّلُوْا مِنْ ذَوْقِهٖ
ذَوْقَ الدُّعَاءِ بِلَیْلَةِ الْاَحْزَانِ

یعنی بہتیرے جو شراب کے خم کے خم پی جاتے تھے تو نے ان کو دین میں متوالے کر دیا۔ بہتیرے بدعتی سارنگیوں سے باتیں کرنے والے تیری برکت سے رحمان سے ہمکلام ہو گئے۔ انہوں نے شام کی شراب چھوڑ دی اور اس کی لذت کو غم کی راتوں میں دعا کی لذت سے بدل دیا۔

اور اب — اس زمانہ میں — جو روحانی انقلاب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریق پر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیہ جماعت میں رونما ہوا وہ بھی ایک کھلی کتاب کی طرح ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحدیث نعمت کے طور پر اسی محیر العقول انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

(الف) "میرے لئے یہ بھی کافی ہے کہ ہزارہا آدمیوں نے میرے ہاتھ پر طرح طرح کے گناہوں سے توبہ کی ہے

. . . .

. . . .

. . . .

. . . . اور ہزارہا لوگوں میں بعد بیعت میں نے ایسی تبدیلی پائی ہے کہ جب تک خدا کا ہاتھ کسی کو صاف نہ کرے ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا۔ اور میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرے ہزارہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی تبدیلی حاصل کر چکے ہیں کہ ایک ایک فرد ان میں بجائے خود ایک نشان ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۲۳۸)

(ب) اسی طرح فرمایا:-

"میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں جو سچے دل سے میرے پر ایمان لائے۔ اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں۔ اور باتیں سننے کے وقت ایسے روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ہزارہا بیعت کنندگان میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسیٰ نبی کے پیروان سے جو اُن کی زندگی میں اُن پر ایمان لائے تھے ہزارہا درجہ اُن کو بہتر خیال کرتا ہوں اور اُن کے چہروں

(باقی ص۶ پر)

خطبہ جمعہ

مومنین کو تین محاذوں پر شیطانی حملوں کا مقابلہ کرنیکے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے

ایک تربیت کا محاذ ہے دوسرا بیرونی حملوں کا محاذ ہے اور تیسرا نفاق کا محاذ ہے

ہمیں کوشش کرنی چاہیئے اور دعا بھی کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ان تینوں محاذوں پر ہمیں شیطانی حملوں کا مقابلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲/فروری ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مبارک ربوہ۔

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع میں

ایک نہایت ہی لطیف اور نہایت ہی شاندار دعا

ہمیں سکھائی ہے سورہ فاتحہ کی شکل میں۔ اور اس طرح ابتدا ہی میں ایک عظیم دعا سکھا کر ہمیں اس طرف متوجہ کیا کہ ایک مسلمان کی زندگی کا انحصار دعا اور صرف دعا پر ہی ہے۔ اس کے بعد سورۃ بقرہ میں پہلے قرآن کریم کو ایک عظیم، ایک کامل، ایک مکمل کتاب کی شکل میں ہمارے سامنے رکھا۔ اور یہ اعلان کیا کہ یہ عظیم کتاب ہر قسم کے شکوک و شبہات اور نقائص سے مبرا اور پاک ہے اور اس کے بعد امتِ مسلمہ کو بیدار اور چوکس کیا۔ یہ کہہ کر کہ تم کو ہر وقت تین محاذوں پر تین فرنٹیرز پر ہوشیاری کے ساتھ شیطان کے حملوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اور اس کے لئے تمہیں ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔

ایک محاذ جس کی طرف ہمیں متوجہ کیا وہ اندرونی محاذ ہے۔

تربیت کا محاذ

تربیت کے محاذ کے دو پہلو ہیں۔ ایک تربیت یافتہ کو تربیت کے اعلیٰ مقام پر قائم رکھنے کی کوشش کرنا۔ اور یہ کوشش کرنا کہ وہ مزید ترقیات حاصل کرتا ہوا یہ کرتا چلا جائے تربیت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ وہ جو امتِ مسلمہ میں نئے نئے شامل ہوں بیعت کر کے یا ولادت کے نتیجہ میں، ان کو اسلام کے رنگ میں صحیح طور پر رنگنا اور سچا مسلمان بنانے کی کوشش کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کتاب هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ہے۔ اس میں اس طرف اشارہ کیا کہ تقویٰ کے بلند مقام پر پہنچنے کے باوجود انسان کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی ضرورت رہتی ہے۔ اور اس ضرورت کو یہ قرآن پورا کر رہا ہے متقیوں کے لئے ہدایت کا سامان اس کے اندر پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی مضمون کو دعائیہ الفاظ میں دوسری جگہ اس طرح بیان کیا ہے کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا کہ ہدایت تیرے فضل سے ہمیں حاصل ہو جاتی ہے پھر بھی یہ خطرہ لاحق رہے گا کہ ہمارے دلوں میں کسی قسم کی کجی پیدا نہ ہو جائے پس ہم تیرے حضور عاجزانہ دعا کے ذریعہ جھکتے ہیں۔ اور یہ التجا کرتے ہیں کہ جب ہمیں ہدایت حاصل ہو جائے۔ صراطِ مستقیم ہمیں مل جائے۔ ہمارے دل سیدھے ہو جائیں۔ تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کوئی کجی نہ پیدا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسی خطرہ کی طرف بار بار متوجہ کیا ہے۔ میں

ایک مختصر سا اقتباس

اس وقت دوستوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں آپ فرماتے ہیں:۔

"بعض ایسے بھی ہیں کہ اوّل ان میں دل سوزی اور اخلاص بھی تھا مگر اب ان پر سخت قبض وارد ہے۔ اور اخلاص کی سرگرمی اور مریدانہ محبت کی نورانیت باقی نہیں رہی بلکہ صرف بلعم کی طرح مکاریاں باقی رہ گئی ہیں۔ اور بوسیدہ دانت کی طرح اب بجز اس کے کسی کام کے نہیں کہ منہ سے اکھاڑ کر پیروں کے نیچے ڈال دیئے جائیں۔ وہ تھک گئے اور درماندہ ہو گئے اور نابکار دنیا نے اپنے دامِ تزویر کے نیچے انہیں دبا لیا سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عنقریب مجھ سے کاٹ دیئے جائیں گے۔ بجز اس شخص کے کہ خدا تعالیٰ کا فضل نئے سرے اس کا ہاتھ پکڑ لیوے۔ ایسے بھی بہت ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے مجھے دیا ہے۔ اور وہ میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخیں ہیں"۔

(فتح اسلام صفحہ ۶۷، ۶۸۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان الفاظ میں اسی حقیقت کا اظہار کیا ہے کہ ہدایت پا لینے کے بعد اس وہم میں مبتلا ہو جانا کہ اب ہمارے لئے ابتلاء آ ہی نہیں سکتا۔ اور شیطان کا ہم پر کامیاب وار ممکن ہی نہیں۔ یہ غلط ہے۔ متقی بن جانے کے بعد بھی انسان کو ہدایت کی ضرورت رہتی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا اس میں اس طرف بھی اشارہ کیا کہ کجی سے بچنے اور ہدایت پر قائم رہنے کے لئے جن ہدایتوں کی، جن تعلیمات کی ضرورت ہے۔ وہ قرآن کریم میں پائی جاتی ہیں۔ پس ایسے مواقع کے لئے جو دعائیں قرآن کریم نے سکھائی ہیں۔ جو طریق اس نے بتائے ہیں۔ جو تعلیمیں اس نے دی ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھاؤ اور دعاؤں کے ذریعہ اور تدبیر کے ذریعہ یہ کوشش کرو کہ ہدایت پانے کے بعد پھر پاؤں نہ پھسلے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنت میں داخل ہونے کے بعد کہیں ایسا نہ ہو کہ رضا کی ان جنتوں سے نکال دیئے جاؤ۔

پس تربیت کا ایک محاذ تو یہ ہے ساری جماعت کو اس طرف متوجہ رہنا چاہیئے کہ ایک دوسرے کے ممد اور معاون اور ناصر بن کر ایک دوسرے کو لغزشوں سے بچائیں۔ اور اس طرف متوجہ کرتے رہیں کہ دیکھنا کسی موقع پر بھی کبر اور نخوت اور غرور اور ریا اور راستبازی تمہارے اندر نہ پیدا ہو جائے۔ عاجزی کے ساتھ اور نیستی کے ساتھ اپنی زندگی کے دن گذارو۔ یہ ایک پہلو ہے تربیت کا۔ اور دوسرا پہلو جو ہے وہ

نئے داخل ہونے والوں یا نئے پیدا ہونے والوں کا محاذ

جب ایک کام ایک نئے زمانہ پر ممتد ہو تو ضروری ہوتا ہے کہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل کی صحیح تربیت کی جائے تو دوسرا پہلو تربیت کا اطفال کی نئے داخل ہونے والوں کی تربیت ہے اس کی تفصیل میں میں اس وقت نہیں جاؤں گا۔

بہرحال هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ میں اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں ایک تو یہ فرمایا کہ ہدایت پا جانے کے بعد بھی تمہیں ہدایت پر قائم رہنے کے لئے ایک ہدایت کی ضرورت ہے اور وہ قرآن کریم میں پائی جاتی ہے۔ اور دوسرے اللہ تعالیٰ نے اشارۃً یہ فرمایا کہ قرآن کریم ہدایت کا سامان اپنے اندر رکھتا ہے دوسری جگہ بڑی وضاحت سے اپنے

بیان کیا ہے اور اشارۃً بتایا گیا ہے کہ جو ہدایت یافتہ نہ ہوں، پڑھے ہوں، شعور رکھنے والے ہوں لیکن ابھی ان پر اسلام کی حقیقت واضح نہ ہوئی ہو یا بچپن سے پڑے ہوئے ہوں اور ابھی اس قسم کا شعور ان میں پیدا نہ ہوا ہو۔ جو بھی صورت ہو سب سے ہدایت دینے کے سامان قرآن کریم میں پائے جاتے ہیں اور قرآن کریم نے بتا دیا ہے کہ تربیت کے اس پہلو کو بھی ہمیشہ مدنظر رکھو اور اس میں کبھی غفلت سے کام نہ لو۔

دوسرا محاذ

جہاں ہمیں چوکس رہنا چاہیئے اور اس کی طرف سورہ بقرہ کے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں متوجہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ کے مضمون کے متعلق آیات بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ کہ ایک دوسری جماعت یا دوسرا گروہ وہ ہے اس کامل کتاب کے نزول کے ابتدا کے جن کے دل اور دماغ اور روح کی کیفیت یہ ہے کہ تم انہیں انذاری پیشگوئیاں بتا کر انذار کرو یا نہ کرو ان کے لئے برابر ہوگا۔ وہ اس کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم نبی کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل میں دنیا کی طرف بھیجا ہے اور قیامت تک دنیا کی قسمت کو آپ کے پاک وجود کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ اور جو شخص آپ کی طرف متوجہ نہیں ہوتا وہ اس دنیا میں بھی اور آنے والی دنیا میں بھی گھاٹے میں رہتا اور خسران پانے والا ہے تو جب تک ان کے ذہنوں کی یہ کیفیت رہے کہ تمہارا ڈرانا نہ ڈرانا ان کے لئے برابر ہی ہو تو اس وقت تک وہ ایمان نہیں لا سکتے ہیں۔ اس لئے تم پر یہ فرض عائد کیا جاتا ہے کہ تم ان کے ذہنوں کی اس کیفیت کو بدلنے کی کوشش کرو۔ ان کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نے بڑی تفصیل سے قرآن کریم میں ہدایتیں دی ہیں۔ ہمیں یہ کہا ہے کہ تمہارے دل میں ان لوگوں کے لئے رحم کا جذبہ اس شدت کا پیدا ہو جائے کہ تم ہر وقت ان کے لئے دعائیں کرتے رہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے رہے ہیں۔ اس کی آواز پر لبیک نہیں کہہ رہے ایک جہنم اپنے لئے پیدا کر رہے ہیں۔ اے خدا! تو اپنے ان بندوں کو اس جہنم سے نجات دلا۔ ان کی آنکھیں کھول۔ ان کے دلوں کی اس کیفیت کو بدل دے۔

ان کے متعلق جیسا کہ میں نے بتایا ہے بڑی تفصیل سے قرآن کریم نے ہدایتیں ہمیں دی ہیں۔ جَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ کہہ کے عملی نمونہ دکھاؤ وغیرہ وغیرہ سینکڑوں ہدایتیں ہمیں دی گئی ہیں۔ اس محاذ پر بھی ہمیں ہر وقت چوکنا رہنا چاہیئے۔

اس وقت

اسلام پر سب سے زبردست حملہ

عیسائیت کر رہی ہے اور دوسرے نمبر پر دہریت یعنی وہ جو خدا کے وجود سے ہی انکار کر رہے ہیں۔ عیسائیت کو یہ وہم ہو گیا تھا کہ وہ بیسویں صدی کے شروع میں ساری دنیا کو اس کے لئے جسے وہ خداوند یسوع مسیح کہتے ہیں جیت لیں گے لیکن عین وقت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اور ان کے اس وہم کو دور کر دیا لیکن ابھی طاغوتی طاقتوں کا سر جو اس شکل میں اور اس رنگ میں ظاہر ہوا تھا پوری طرح کچلا نہیں گیا۔ اور ڈیسپریٹ (desperate) ہو کر خائف ہو کر اسلام کے خلاف ہر جائز اور ناجائز طریق استعمال کرنے پر عیسائیت تُل گئی ہے۔ ایک مثال میں دیتا ہوں کچھ عرصہ ہوا مغربی افریقہ سے یہ اطلاع ملی تھی کہ عیسائیوں کے ایک رسالہ میں یہ مضمون شائع ہوا ہے۔ ایک بہت بڑے پادری کی طرف سے کہ جو طریق اس وقت تک ہم عیسائی بنانے کے لئے اختیار کرتے آئے ہیں وہ ناکام ہو گئے ہیں ہمیں سوچنا پڑے گا کہ نئے طریق اختیار کئے جائیں۔ کیونکہ ایک لمبے عرصہ کے تجربہ نے ہم پر یہ ثابت کیا ہے کہ ان راہوں سے ہم کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ اور اس نے یہ مشورہ دیا ہے کہ عیسائیت میں مغربی افریقہ میں رہنے والوں کی روایات اور عادات کے مطابق تبدیلیاں کر دی جائیں یہ لوگ بت پرست ہیں۔ جادو اور ٹونے کے قائل ہیں۔ کچھ اس قسم کے خیالات عیسائیت کے اندر آنے چاہئیں تاکہ یہ لوگ عیسائی ہو جائیں۔

ابھی دو ایک ہفتے ہوئے

مشرقی افریقہ سے یہ اطلاع ملی ہے

کہ وہاں بھی پادریوں نے سر جوڑا ہے اور انہوں نے یہ بحث کی ہے کہ جن راہوں کو ہم کامیابی کی راہیں سمجھتے تھے وہ تو ناکامی کی طرف ہمیں لے گئی ہیں۔ اور یہ لوگ عیسائیت کی طرف متوجہ نہیں ہو رہے۔ اس واسطے ان کے ذہن اور ان کی عادتوں اور ان کی روایتوں کے مطابق عیسائی اعتقادات میں تبدیلی کر دینی چاہیئے تاکہ ان لوگوں کو ہم عیسائی بنا سکیں۔ یعنی عیسائیت کا ان پر لیبل لگ جائے۔ چاہے وہ پتھر کی پرستش کرنے والے ہوں، چاہے وہ درخت کی پرستش کرنے والے ہوں۔ چاہے وہ جادو ٹونے کی پرستش کرنے والے ہوں لیکن عیسائیت کے اندر یہ چیزیں لے آؤ۔ لیبل تو لگ جائے گا کہ عیسائی ہو گئے۔

تو جو مذہب اس قسم کے ہتھیاروں کو استعمال کرنے کی طرف آ جائے اس کی حالت کا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ بہرحال اس وقت وہ اپنا پورا زور لگانے پر تُلے ہوئے ہیں کہ ہر جائز اور ناجائز طریق سے اسلام کے خلاف عیسائیت کو کامیاب کریں۔ دراصل ہماری زندگی کا

جماعت احمدیہ کی زندگی کا مقصد

ہی یہ ہے کہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کیا جائے اور سب سے بڑا حملہ عیسائیت کے محاذ سے ہو رہا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے باوجود انتہائی کمزور ہونے کے باوجود انتہائی غریب ہونے کے باوجود، انتہائی بے کس ہونے کے باوجود، انتہائی طور پر سیاسی اقتدار سے محروم ہونے کے یہ توفیق عطا کی اپنے فضل سے کہ ہم نے ایک بہت بڑا ریلا عیسائیت کا بیسویں صدی کے شروع میں روک دیا لیکن ہمارا کام ابھی ختم نہیں ہوا اور نہ وہ وقت آیا ہے کہ ہم سمجھیں کہ ہمیں اپنی قربانیوں کی رفتار کو اب تیز کرنے کی ضرورت نہیں رہی ہم کامیاب ہو گئے ہیں۔ یا یہ کہ کامیابی ہمارے سامنے کھڑی ہے۔ عنقریب ہم کامیاب ہو جائیں گے ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ اس کے لئے بہت زیادہ اور انتہائی قربانیاں ہمیں دینی پڑیں گی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے، اسلام کے اللہ کے لئے جب دلوں کے جیتنے کا سوال ہو تو نصف یا چوتھائی دل جیتنے کا سوال نہیں ہوتا کہ دل آدھے تو شیطان کے رہیں اور نصف خدا کے لئے ہو جائیں۔ سارا ہی دل جیتنا ہے اور سارے ہی دل کو اللہ تعالیٰ کے قدموں میں لا ڈالنا ہے۔ عیسائیت کی طرح ہم یہ تو سوچ بھی نہیں سکتے کہ اسلام کے اندر مداہنت کرتے ہوئے کچھ نرمی کر دیں۔ پورے کا پورا اسلام انہیں قبول کرنا ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اور پورے کے پورے دل اور روح کے ساتھ اور پورے ذہن کے ساتھ ان کو اپنے اللہ کے حضور جھکنا پڑے گا۔ یہ ہماری زندگی، ہمارے قیام کا مقصد ہے جس کے لئے انتہائی قربانیاں ہمیں کرنی پڑیں گی۔ اللہ اس کی توفیق عطا کرے۔

تیسرا ایک اور محاذ ہے

منافقین کا ذکر شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے کیا ہے اور پھر مختلف صورتوں میں کافی لمبی بحث بھی اس مسئلہ پر قرآن کریم نے کی ہے۔ اور وہ ہے نفاق کا محاذ سورہ بقرہ کے شروع میں ہی نفاق کے متعلق جہاں بحث ہوئی ہے تو بہت سی آیتوں میں تفصیل سے بات کی گئی ہے کیونکہ نفاق ایک ایسی بیماری ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو سزا ملتی ہے اتنی بڑی سزا کسی اور گناہ کے نتیجہ میں نہیں ملتی۔ قرآن کریم نے کہا ہے إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ یعنی جو سزا خدا کے حضور منافق کے لئے مقدر ہے وہ مشرک کیلئے بھی مقدر نہیں کافر کے لئے بھی مقدر نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کی ان آیات میں جو نفاق اور منافقوں کے متعلق ہیں بڑی تفصیل سے ان کی عادتوں اور طریقوں پر بحث کی ہے۔ قرآن کریم نے دوسری جگہ ان آیات کے مضامین کو اور وضاحت کے ساتھ کھولا ہے۔ ہمیں جس بنیادی چیز کی طرف متوجہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ منافق مصلح کی شکل میں ہمارے سامنے آتا ہے یعنی انسان یہ کہتا ہے کہ میں جماعت میں اصلاح کرنا چاہتا ہوں۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ جماعت میں فساد پیدا کیا جائے۔ اس واسطے

بہت ہی زیادہ ہشیار اور چوکنا رہنے کی ضرورت ہے

اس کے لئے جو بنیادی تعلیم ہمیں ملی ہے وہ یہ ہے کہ خلیفۂ وقت یا امام وقت یا اگر رسول زندہ ہو تو رسول کے ساتھ چمٹ جاؤ۔ اس کے ساتھ لگے رہو تب تم نفاق کے حملوں سے بچ جاؤ گے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے ہی مخاطب تھے قرآن کریم کے اور ابدی زندگی آپ کو عطا ہوئی۔ تو سارا زور اس پر ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چمٹے رہو روحانی طور پر۔ کیونکہ آپ قیامت تک کے لئے زندہ ہیں۔ اس لئے حقیقت یہی ہے کہ اب بھی یہی حکم ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آکے چمٹ جاؤ اور آپ کو اسوہ بناؤ۔ منافق کے شر سے بچ جاؤ گے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نائب اللہ تعالےٰ دنیا میں پیدا کرتا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب سے بڑے نائب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ محبوب روحانی فرزند کی شکل میں دنیا کی طرف بھیجا اور پھر ایک سلسلہ خلافت دنیا میں قائم کیا۔ اصل چیز تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی اصل زندگی تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے۔ نفاق اور کفر سے بچنے کا اصل ذریعہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار اور محبت ہے۔ اور پھر ان سے جن کے متعلق خود محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ ان کی اطاعت کرو اور ان سے پیار کا تعلق قائم کرو۔

جو طریق منافق اختیار کرتا ہے

اس پر قرآن کریم نے بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ مثلاً ایک طریق اس کا یہ بتایا ہے کہ وہ یہ اعتراض کرتا ہے کہ ھُوَ اُذُنٌ کہ یہ تو کان ہیں۔ لوگ آتے ہیں کان بھر جاتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (نعوذ باللہ) اور غلط فیصلے ان سے ہو جاتے ہیں۔ وہ دن اور آج کا دن اور پھر قیامت تک یہی ہوتا رہے گا۔ جو آپ کے خادم ناچیز بندے آپ کے نام پر خدا تعالےٰ کی طرف سے کھڑے کئے جاتے ہیں بطور نائب کے بطور خادم کے۔ بطور پیار کرنے والے کے۔ بطور اس ذرہ ناچیز کے جسے خدا تعالےٰ [illegible] دو انگلیوں میں لے اور اعلان کرے کہ اس ذرہ کے ذریعہ میں اپنی قدرت کو ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ ان پر یہ اعتراض ہوتے رہیں گے۔ ہو رہے ہیں اور ہوتے چلے جائیں گے۔

تو یہ ایک بڑی واضح علامت اللہ تعالےٰ نے بتائی ہے منافق کی کہ کہتے ہیں کہ کان بھرنے والے کان بھر دیتے ہیں اور یہ فیصلہ کر دیتا ہے بغیر سوچے سمجھے۔ حالانکہ جسے اللہ تعالےٰ اس مقام پر کھڑا کرتا ہے اسے فراست بھی عطا کرتا ہے اور وہ فراست بہرحال عام مومن کی فراست . . . . سے زیادہ ہی ہوتی ہے۔ عام مومن کی فراست سے بھی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈرایا ہے۔ مومن کو اللہ تعالےٰ نے بڑی فراست دی ہوتی ہے۔ تو جو مقام ایک مومن کا بتایا گیا ہے تم وہ مقام بھی خلیفہ وقت کو دینے کے لئے تیار نہیں اور کہتے ہو ھُوَ اُذُنٌ۔ خلیفہ وقت کی کیا حیثیت ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں؟ جب تمہارے بڑوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں چھوڑا تو تم مجھ پر یا مجھ سے پہلوں پر یا بعد میں آنے والوں پر اس طرح پر اعتراض کرو تو کیا حقیقت ہے اس اعتراض کی؟

اللہ تعالےٰ نے وہاں یہ نہیں جواب دیا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُذُن نہیں ہیں بلکہ اُذُن کے اس قول کو صحیح تسلیم کیا ہے کہ ہاں اُذُن ہی سنتے ہیں باتیں۔ مگر اس کے بعد جو فیصلہ کرتے ہیں وہ تمہاری خیر کا ہوتا ہے اور تمہارے لئے شر کا فیصلہ نہیں ہوتا۔ اور سننا ضروری ہے کیونکہ ہر جگہ کی ہر قسم کی بات پہنچنی چاہیئے ورنہ صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچا جا سکتا۔ یعنی ہر جگہ سے بات کا کانوں تک پہنچنے سے منافق کا یہ نتیجہ نکالنا کہ اس سے شر پیدا ہوگا یہ احمقانہ بات ہے کیونکہ خدا کا کوئی بندہ بغیر صحیح نتیجہ پر پہنچے کے کوئی کام نہیں کرتا۔ اللہ تعالےٰ خود اس کی راہنمائی کرتا ہے اور صحیح نتیجہ پر وہ پہنچتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اُذُن تو ہے لیکن اُذُنُ خَیْرٍ لَّکُمْ تمہاری بھلائی کے لئے کان ہے جو فیصلہ کرے گا باتیں سننے کے بعد وہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔

پھر

بدظنی کا مادہ

بھی منافق میں ہوتا ہے کہہ دیتے ہیں کہ جی فلاں بات فلاں نے پہنچا دی یا ابھی کل ہی مجھے ایک شخص نے کہا کہ کوئی شخص کہہ رہا تھا کہ فلاں شخص نے مجھ سے بات سنی اور کسی اور کی طرف منسوب کر کے وہ بات خلیفۃ المسیح سے کہہ دی۔ حالانکہ اس شخص نے ایک لفظ بھی اس کے متعلق نہ کہا تھا گھر بیٹھے بدظنی کر لی کہ بات کر دی ہو گی جا کے۔

لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر شخص جو منافقانہ بات کرتا ہے ضروری نہیں کہ وہ پکا منافق ہو۔ منافقت کی ایک رگ ہے اس میں اس لئے کوشش کرنی چاہیئے اور دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ اس قسم کی منافقانہ رگ کو دور کر دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بہت سے منافق طبع بھی تھے اور کمزور رگ تھے اپنے ایمانوں میں لیکن اللہ تعالےٰ نے ان کو اصلاح کا موقع دیا اور بعد میں وہ بڑے مخلص، قربانی دینے والے، ایثار کرنے والے بن گئے۔ تو منافقانہ باتوں کو دیکھ کر صحیح نتیجہ جو ہمیں نکالنا چاہیئے وہ یہ ہے

(۱) ہم اس قسم کی منافقانہ باتوں کے نتیجہ میں جماعت میں کمزوری نہیں پیدا ہونے دیں گے اور (۲) یہ کہ ہم دعا کے ذریعہ اور تدبیر کے ذریعہ سے اس قسم کے کمزور لوگوں کی کمزوری کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (الفضل ۳/۶۸ ۱۴)

قادیان میں یوم مسیح موعود کی مبارک تقریب پر کامیاب جلسہ

علماء کی پُر مغز تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم بشیر احمد صاحب ناصر بی۔ اے فاضل گیانی قادیان

قادیان ۲۴ مارچ۔ آج مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی یوم مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک تقریب کے سلسلہ میں ایک کامیاب جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی گیارہ بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم عبدالکریم صاحب ملکانہ نے کی پھر عزیز مظفر احمد صاحب یادگیری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے نے

بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غرض و غایت کے موضوع پر تقریر شروع کرتے ہوئے بتلایا کہ تمام ادیانِ عالم میں آخری زمانہ میں ایک موعود کے آنے کی بشارت چلی آتی ہے۔ چونکہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی لائی ہوئی شریعت قرآن کریم آخری اور عالمگیر کتاب ہے اس لئے ضروری تھا کہ وہ موعود بھی اسلام ہی سے ہی ہو۔ اس موعود کی بعثت کی غرض قرآن کریم کی آیت ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ کے مطابق اسلام کا تمام دیگر ادیان پر روحانی غلبہ ہے جیسے حدیث میں کسر صلیب اور قتل خنزیر کے الفاظ سے بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے مقرر نے بیان کیا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل مسلمانوں کی حالت کیا بلحاظ عقائد اور کیا بلحاظ اعمال ناگفتہ بہ تھی۔ عیسائی پادری نعوذ باللہ مرکز اسلام مکہ معظمہ پر عیسائیت کے جلد غلبہ کا خواب دیکھ رہے تھے۔ ایسے حالات میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا کہ آپ نے اعلان کیا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے دین اسلام کی تائید و تجدید، قرآن کی خوبیاں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور اس لئے بھیجا ہے کہ خدا تعالےٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے بنی نوع انسان کا رشتہ اللہ تعالےٰ سے مضبوط کر دیا جائے۔ اسی ضمن میں مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباس پڑھ کر سنائے اور آخر میں مرزا حیرت دہلوی کے اس مضمون کا وہ اقتباس پڑھ کر سنایا جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے موقع پر شائع کیا تھا۔ اور اس میں حضور علیہ السلام کی کامیابی کا اعتراف کیا گیا ہے۔

اس کے بعد مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے کے موضوع پر تقریر کی۔ موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل دنیا کی حالت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح دنیا اللہ تعالےٰ سے منہ موڑ کر مادہ پرست بن گئی یہاں تک کہ مسلمان کہلانے والے بھی پیر پرستی اور قبر پرستی میں مصروف تھے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ حضور نے توحید باری تعالےٰ اور اس کی صفات جمال و جلال کا عملی ثبوت بہم پہنچایا اور بنی نوع انسان کا تعلق خدا تعالےٰ سے قائم کر دیا۔ اسی ضمن میں مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباسات پڑھ کر بیان کیا کہ کس طرح پر زور الفاظ میں حضور علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کی طرف دنیا کو بلایا ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے مقرر نے عصمت انبیاء کے اظہار بہت سے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کارنامہ بیان کیا کہ کس طرح حضور علیہ السلام نے جملہ انبیاء [illegible] اور خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] ہوئی حقیقی شان اور عظمت دنیا کے سامنے پیش کی۔ [illegible] الہی اور اسی ضمن میں قرآن مجید پر اعتراضات کرنے والوں کے دندان شکن جوابات دیئے اور اسلام کی صحیح تصویر پیش کرتے ہوئے دیگر ادیان پر اسلام کا روحانی غلبہ پیش کیا۔ اسی ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے موقعہ پر غیروں کے اعترافات کے سلسلہ میں اخبار وکیل کا اقتباس پڑھ کر سنایا۔ تقریر کے آخر میں مقرر نے بیان کیا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کی اصلاح کر کے ایک مخلص اور دین کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے والی جماعت قائم کر دی جس کا مقابلہ آج دنیا کے کونے کونے میں [illegible] ہے۔

اس کے بعد عزیز جاوید اقبال صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے نظم پڑھی اور پھر مکرم سید منظور حسین صاحب ایڈووکیٹ [illegible]

[illegible] موعود علیہ السلام کے ذریعہ پیدا شدہ انقلاب [illegible] ایک برجستہ تقریر فرمائی۔ [illegible] بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت کس طرح اسلام [illegible] کسمپرسی کی حالت میں تھا۔ مسلمان [illegible] نے والے اسلام کی ترقی دنیاوی [illegible] سوچتے اور ان پر عمل پیرا ہونے میں [illegible] خیال کرتے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کو آنحضرت صلی اللہ [illegible] کے اختیار کردہ روحانی طریق [illegible] اسی ضمن میں مقرر نے آنحضرت [illegible] کی دعاؤں [illegible] کا ذکر [illegible] حضرت مسیح موعود [illegible] نے بھی اسی طرح [illegible] روحانیت کے ذریعہ [illegible] اشاعت اسلام کی جس کا دوگنا [illegible] اور جماعت [illegible] العین اللہ تعالیٰ سے مضبوط [illegible] کرنا قرار دیا ہے۔ تقریر جاری [illegible] ہوئے مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات بیان کئے کہ [illegible] اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور علیہ السلام [illegible] دیئے گئے [illegible] کہ بادشاہ تیرے [illegible] کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے [illegible]

اس کے بعد عزیز نصیر احمد صاحب خادم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم پڑھی اور پھر مکرم مولوی محمد شفیع صاحب فاضل بقاپوری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت اور اس کے نتائج کے موضوع پر تقریر شروع کرتے ہوئے بیان کیا کہ کس طرح پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صدیق اور امین قرار دینے کے باوجود بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم سخت ترین مخالفت پر اتر آئی۔ فاضل مقرر نے بیان کیا کہ انبیاء کی مخالفت اس لئے ہوتی ہے کہ وہ قوم کو اس غلط راستے سے ہٹانا چاہتے ہیں جس پر وہ پہلے گامزن ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مخالفت سے مومنوں کی آزمائش بھی مقصود ہوتی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون۔ مخالفین طرح طرح کے منصوبے انبیاء کے مقابلہ میں اختیار کرتے ہیں۔ اور بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر ان کے منصوبے کامیاب ہو جائیں تو دنیا کے پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ماموریت کا دعویٰ فرمایا تو مخالفت کا طوفان بے تمیزی اُٹھ کھڑا ہوا۔ سب سے پہلے تو آپ کے قریبی رشتہ دار حضور علیہ السلام کے مخالف ہو گئے مگر اس مخالفت کا پھل انہیں یہ ملا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ینقطع اٰباءک ویبدء منک کے مطابق ان کی نسل کا ہی خاتمہ ہو گیا۔ پھر مسلمان کہلانے والے علماء حضور علیہ السلام کی مخالفت میں اُٹھے مگر الہام الٰہی انی مھین من اراد اھانتک کا شکار ہوئے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے مختصر طور پر آریوں اور عیسائیوں کی طرف سے حضور علیہ السلام کی مخالفت کئے جانے کا ذکر کرتے ہوئے ان کی ناکامیاں بیان کیں اور آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ اشعار سنائے جن میں حضور علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ کس طرح باوجود طرح طرح کی مخالفتوں کے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی نصرت فرماتا ہے۔

آخر میں محترم صاحب صدر نے خطاب فرماتے ہوئے بیان کیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک ادنیٰ حالت سے اٹھا کر اعلیٰ مقام پر پہنچا دیا۔ اسی ضمن میں جماعت کی ابتدائی تعداد یا ابتدائی جلسہ سالانہ پر حاضرین کی تعداد اور جماعت کی ابتدائی مالی حالت کے مقابلہ میں موجودہ تعداد۔ جلسہ سالانہ پر حاضرین کی تعداد۔ اور جماعت کے مالی بجٹ کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اور اس امر کی پرزور تلقین فرمائی کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے اپنا مضبوط تعلق جوڑنا چاہیئے۔

آخر میں اجتماعی دعا کے بعد یہ مبارک تقریب پونے دو بجے کے قریب اختتام پذیر ہوئی۔

مستورات بھی بتعداد بیس سے مستفید ہوئیں

فالحمد للہ علیٰ ذالک

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان کارنامہ

(بقیہ صفحہ ۲)

پر صحابہ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں۔ شاذ و نادر کے طور پر اگر کوئی اپنے فطرتی نقص کی وجہ سے صلاحیت میں کم رہا ہو تو وہ شاذ و نادر میں داخل ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے۔ یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ پھر بھی میں ہمیشہ ان کو اور ترقیات کے لئے ترغیب دیتا ہوں۔ اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سناتا مگر دل میں خوش ہوں"

(الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۱۶،۱۷)

(۵)

اس کے ساتھ ساتھ پانچویں نمبر پر حضور کی تیار کردہ پاک اور مقدس جماعت میں سے حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحبؓ حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحبؓ حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحبؓ شہداء حق تھے جنہوں نے اس سچے تعلق کی راہ میں اپنی جانیں قربان کر دیں۔ زمین میں زندہ گاڑے گئے۔ پتھروں کی بوچھاڑ سے لہولہان ہوئے۔ اپنی طرف آنے والے ہر پتھر کو بڑی خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور طرح طرح کی ایذا رسانی اُن کے ایمان میں لغزش پیدا نہ کر سکی تا آنکہ انہوں نے جان عزیز جان آفریں کے حوالہ کر دی اور صدق و صفا کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ آج کوئی ہے جو کسی کی خاطر جان دیتا ہے۔ اور اپنے مستقبل کو یکسر بھلا دیتا ہے۔ اور ہر تنگی اور ترشی قبول کر لیتا ہے اگر اس کے دل میں پختہ ایمان نہیں۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کے متعلق جس طرح فرمایا کہ

واللہ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین

چنانچہ مسیح موعودؑ کے ہاتھوں تیار ہونے والی جماعت نے بھی صدق و صفا کے ایسے ہی شاندار نمونے دکھائے جو ان کے سچے تعلق باللہ کی ناقابل تردید ثبوت ہے۔

(۶)

چھٹے نمبر پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کا ثبوت اُس کی راہ میں انفاق مال بھی ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ مال کی محبت اور خدا کی محبت ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتی۔ خدا سے تعلق محبت رکھنے والے دنیوی مال متاع کو ہیچ محض قرار دیتا ہے وہ خدا کی رضاء کیلئے بڑی سے بڑی مالی قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جیسے فرمایا۔ والذین اٰمنوا اشد حباً للہ۔ سچے ایماندار خدا ہی کو سب سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔ خدا کی محبت سب خلائق پر غلبہ رکھتی ہے۔

اسی طرح فرمایا:۔

ویطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکیناً ویتیماً واسیراً۔ انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاءً ولا شکوراً۔ (دہر ع ۱) اسی کا نتیجہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت آج مالی قربانی میں شاندار اور بے مثال نمونہ پیش کر رہی ہے۔ نظام وصیت میں حصہ لیتے ہوئے خدا کی راہ میں زندگی بھر اپنی نیک کمائی کا دسواں حصہ دیتے چلے جانا کوئی معمولی بات نہیں اسکے علاوہ انفاق فی سبیل اللہ کے بیشمار دیگر مواقع پر کسی سے پیچھے نہیں رہتے۔ فراخدلی سے صدقہ خیرات دیتے ہیں۔ جو اس امر کا واضح ثبوت ہوتا ہے کہ تعلق باللہ سچا ہے انکی نگاہ میں خدا کی محبت کے مقابل پر مال و متاع کی چنداں وقعت نہیں۔!!

یہ ہے وہ واضح انقلاب جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر اپنے ماننے والوں میں پیدا کر دکھایا جس کی نظیر اس زمانہ کی کوئی دوسری جماعت پیش کرنے سے قاصر ہے کیونکہ ایسا ہونا تھا جبکہ یہ مامور من اللہ کی جماعت ہے اور ہر زمانہ میں اسی نوع کا نمونہ روحانی جماعتیں دُنیا کے سامنے پیش کیا کرتی ہیں۔!!

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم رشید احمد خان صاحب ولی آباد سے اپنی اور اپنی جماعت کی مشکلات کی دوری و قرضہ سے نجات پانے اور کاروبار میں ترقی کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں

(۲) محترمہ مسز نفیس احمد صاحب گیا سے مکرم اعتبار احمد صاحب کی جو صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (۳) مکرم لیفٹیننٹ مبارک احمد صاحب کیمبل پور سے چند مشکلات کے ازالہ کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (۴) مکرم ایم۔ اے رشید احمد صاحب امتحان میں نمایاں [illegible]

رانچی کے مضافات میں احمدیت کا اثر و نفوذ

ایک مناظرہ میں علماءِ سوء کی حرکاتِ قبیحہ

عوام میں جذبۂ نفرت - چھ افراد کی بیعت

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم مظفر پور

قارئین "بدر" مولوی نظام الدین صاحب کی چٹھی کے جواب سے متعلقہ مضمون میں ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ "سکرمٹو" جب رانچی کے علماء کو تبادلۂ خیالات کے لئے سامنے لانے میں بری طرح ناکام رہے تو ہم لوگ واپس چلے آئے۔ خاکسار رانچی میں ٹھہر گیا اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب سملیہ اور باقی احباب جماعت سملیہ واپس تشریف لے گئے۔ یہ ۱۱ر فروری کا واقعہ ہے۔ ۲۲ر کو علماء سوء نے اپنی خفت کو مٹانے کے لئے "سکرمٹو" کے تین آدمیوں کو مناظرہ کرنے کے لئے سملیہ بھیج دیا۔ اور ان لوگوں نے سملیہ کے احمدیوں کے ساتھ خاکسار کی عدم موجودگی میں ۲۷ر فروری کو سملیہ کے ایک باغ میں مناظرہ کرنا طے کر لیا۔ طرفین کی جانب سے عبارتیں ضبطِ تحریر میں آ گئیں۔ لیکن یہ لوگ مناظرہ کی شرائط طے کرنے کے لئے کسی طرح رضامند نہ ہوتے اور کہا کہ جب ہمارے علماء میدانِ مناظرہ میں پہنچ جائیں گے تو ایک گھنٹہ میں پہلے شرائط طے کریں گے بعد میں مناظرہ شروع ہو جائے گا۔

ہم لوگوں نے بھی استاذی المکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ کلکتہ کی خدمت میں اطلاع کر دی اور مولانا موصوف بذریعہ ٹرین صبح آٹھ بجے رانچی تشریف لے آئے۔ ریلوے سٹیشن پر ہم لوگ استقبال کے لئے موجود تھے۔ الحاج سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی و ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دولتکدہ پر ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر محترم سید صاحب موصوف کی زیر قیادت ہم لوگ ٹھیک وقت پر میدانِ مناظرہ میں پہنچ گئے۔ عزیزم سید شہاب احمد Editor The Sentinel اور ماسٹر نظام الدین صاحب بھی ہم لوگوں کے ساتھ تھے۔ مناظرہ کا وقت دس بجے مقرر تھا۔ مناظرہ کے اسٹیج ہم لوگوں کے پہنچنے سے قبل ہی جانبین کی طرف سے لگ چکے تھے۔ ہماری ٹیکسی پہنچنے کے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ بعد غیر احمدی علماء کی بھری ہوئی ٹیکسی بھی پہنچ گئی۔ لیکن بجائے اس کے کہ یہ لوگ میدانِ مناظرہ میں آتے ان لوگوں نے سیدھا مسجد کا رخ لیا۔ اور مسجد میں جا کر بیٹھ رہے۔ ہم لوگوں نے غیر احمدیوں کو یکے بعد دیگرے ان کے پاس بھجوانا شروع کیا کہ بھئی آپ لوگ تو مناظرہ کے لئے آئے ہیں۔ اور وقت پر پہنچ بھی گئے ہیں پھر میدانِ مناظرہ سے بھاگ کر مسجد میں چھپے رہنا کہاں کا انصاف اور عقلمندی ہے۔ بڑی مشکل سے تقریباً ایک ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد غیر احمدی پھر ان علماء کو میدانِ مناظرہ میں لے آئے۔ لیکن یہاں پہنچ کر ان لوگوں نے مناظرہ کی شرائط طے کرنے کی بجائے مولوی جمیل اختر صاحب خطیب جامع مسجد نند پیرڈھی رانچی کو تقریر کرنے کے لئے کھڑا کر دیا۔ ہم لوگوں نے ان لوگوں کو منع کیا کہ وہ مناظرہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ مگر ان علماء سوء نے جو ڈیڑھ درجن کے قریب اسٹیج پر بیٹھے ہوئے تھے صاف یہ کہہ کر جھوٹ بول دیا کہ ہم مناظرہ کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں بلکہ تقریر کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اور مولوی جمیل اختر صاحب نے تقریر شروع کر دی۔ اس دوران میں لوگ تقریر سننے کی بجائے آپس میں مصالحت کی کوشش کرتے رہے تاکہ کسی طرح مناظرہ حسب تحریر ہو جائے۔ اور جمیل اختر صاحب نے اپنی گندی فطرت کا مظاہرہ اس طرح کرنا شروع کر دیا کہ احمدی لوگ اللہ تعالیٰ کو بھی نہیں مانتے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی نعوذ باللہ انکار کرتے ہیں ان کا قرآن بھی اور ہے۔ یہ لوگ مرزا صاحب کو خدا مانتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔ اس پر سید صاحب سے نہ رہا گیا اور آپ نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ اس پر جمیل اختر صاحب مبہوت ہو گئے۔ اور کچھ دیر کے لئے سراسیمہ ہو کر کھڑے رہے۔ سید صاحب نے فرمایا کہ لاؤ مجھے دو منٹ بولنے دو۔ لیکن ایک شور برپا تھا اور علماء سوء دو منٹ دینے کے لئے بھی رضامند نہ ہوئے۔ سامعین نے سوچا کہ شاید اب احمدی مبلغین کو بھی یہ علماء سوء بولنے کے لئے وقت دیں گے۔ لیکن جب عوام ان علماء کی شرارت کو سمجھ گئے تو انہوں نے بھی ان علماء پر ملامت کرنا شروع کر دی۔

مکرمی مولانا شریف احمد صاحب امینی نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ تم لوگ مناظرہ کرنے کے لئے آئے ہو۔ اب تم لوگ بدعہدی کا ارتکاب کرتے ہوئے مناظرہ سے بھاگ رہے ہو۔ ہم چیلنج کرتے ہیں کہ اگر تم میں ذرہ بھی سچائی ہے تو میدان میں آؤ اور مناظرہ کر لو۔ لیکن یہ چیلنج سن کر ان غیر احمدی علماء کے چہروں پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔ اور کسی عالم کو مقابلہ پر آنے کی جرأت نہ ہوئی ؎

آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

یہ منظر دیکھ کر غیر احمدیوں کی آنکھیں کھلنے لگیں اور خود غیر احمدی ان قصہ پر دازوں کو سخت سست کہنے لگے اور انہوں نے کہا کہ تم لوگ مرد بنتے ہو عورتیں بھی تمہیں شرم نہیں آتی کہ اتنی لمبی ڈاڑھیاں منہ پر ہیں۔ اور ایسی نازیبا حرکتیں کرتے ہو کچھ غیر احمدی تو ان لوگوں کو مارنے کے لئے اُٹھے لیکن ہم احمدیوں نے ان کو بچا رکھا اور بستی میں لے گئے۔ فضا اس قدر خراب ہو رہی تھی کہ غیر احمدی علماء کی ان بد حرکات کے نتیجہ میں خود غیر احمدی ہی ان علماء اور بعض دوسرے غیر احمدیوں سے گتھم گتھا ہونے والے تھے تب ہم لوگ ان غیر احمدیوں کو سمجھا بجھا کر بستی میں لے گئے۔ اور ہم لوگ ٹیکسی سے واپس رانچی آ گئے۔ ہمارے آنے کے بعد بھی وہ مولوی اسٹیج پر جماعت احمدیہ کے بزرگان کو گالیاں دینے لگے اس پر اسی مجلس میں سے ایک غیر احمدی نے کھڑے ہو کر مولوی جمیل اختر صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر تم نے احمدیت کو برا بھلا کہا تو ہم تمہاری ڈاڑھی نوچ کر یہاں سے بھگا دیں گے۔ مناظرہ کرنے کی تو تم میں طاقت نہیں ہے اور گالیاں دیتے تمہیں شرم نہیں آتی۔ اس پر بھی کچھ ہنگامہ ہوا۔ آخر ان لوگوں نے اپنا پروگرام ختم کرتے ہوئے آخر میں یہ تجویز پیش کی کہ سملیہ کے لوگ چونکہ احمدی ہو گئے ہیں۔ اس لئے ان لوگوں کے ساتھ بائیکاٹ کیا جائے۔ اور سب لوگ دستخط کریں۔ اس پر معلوم ہوا ہے کہ سکرمٹو کے وہ لوگ جو مناظرہ طے کر گئے تھے اور بعض دوسرے لوگوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم لوگ تو تم لوگوں کو مناظرے کے لئے لائے تھے لیکن تم لوگ مقابلہ پر آنے کی تو جرأت نہیں کر سکے۔ اور اب ایک اور فتنہ آپ کھڑا کرنا چاہتے ہیں اس لئے یہ تجویز بھی منظور نہ ہو سکی اور یہ لوگ خائب و خاسر اور ناکام و نامراد ہو کر واپس لوٹے اور سملیہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھ افراد نے بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ کچھ اور لوگ بھی انشاء اللہ عنقریب بیعت کریں گے احمدیت کی اس عظیم فتح کا چرچا رانچی اور مضافات میں بہت زور شور سے ہو رہا ہے۔

یہی علماء ہیں جواب سے کہ ان لوگوں نے مولوی نظام الدین صاحب قاسمی اور مولوی شعیب احمد صاحب آفندی کو بھی میدانِ مناظرہ میں لانے کی کوشش کی لیکن یہ لوگ بھی ایسے روپوش ہوئے کہ باوجود تلاش کے بھی ان لوگوں کو نہ مل سکے۔ ان میں سے اول الذکر تو وہی مولوی صاحب ہیں جن کی چٹھی کا جواب بدر میں شائع ہوا ہے۔ مؤخر الذکر انجمن کے ایک مدرسہ کے مہتمم ہیں جن کے آج سے ڈیڑھ سال قبل خاکسار کا تبادلہ خیالات ہو چکا ہے۔

بزرگانِ سلسلہ و احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رانچی اور اس کے مضافات میں احمدیت کو جلد از جلد پھیلائے۔ اور یہ لوگ فوج در فوج ہو کر احمدیت کو قبول کریں اور اللہ تعالیٰ ان علماء کی آنکھیں کھول دے اور یہ مخالفت کی بجائے اسے قبول کر لیں تا اس علاقہ میں بھی حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کی یہ بات نمایاں اور عظیم الشان طور پر پوری ہو کہ ؎

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

۲۷ر فروری قبل نماز مغرب خاکسار اور سید شہاب احمد صاحب، مولانا امینی صاحب کی معیت میں سملیہ پہنچ گئے۔ نماز سے فارغ ہو کر ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں غیر احمدی مستورات اور بچے بھی شریک ہوئے۔ تقریباً پوری بستی کے لوگ جمع تھے ڈیڑھ گھنٹہ تک مولانا امینی صاحب نے دلنشین انداز میں حاضرین سے خطاب فرمایا۔ مسئلہ وفات و حیاتِ مسیح، مسئلہ ختم نبوت، اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہایت اندازمیں مولانا نے بیان فرمایا۔ بخیر و خوبی تمام یہ اجلاس انجام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ سملیہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تقریباً احمدیت میں داخل ہو چکا ہے جو لوگ ابھی شامل نہیں ہوئے وہ بھی احمدیت کی صداقت کا اقرار کرتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اب سکرمٹو وغیرہ میں بھی مضبوط جماعتیں قائم فرما دے۔

اللّٰھم آمین۔

جماعت احمدیہ میں انتخاب خلافت کا طریق

(آخری)

صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری کا افتراز

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری نے یکم مارچ ۱۹۹۶ء کے صدق جدید لکھنؤ میں غیر ذمہ دارانہ طریق اختیار کرتے ہوئے انتخاب خلیفہ کے بارہ میں جماعت احمدیہ کی طرف غلط موقف منسوب کیا اور لکھا ہے:-

" سال گذشتہ قادیانیت کے خلیفہ ثالث کی دستار بندی کے موقع پر اس بات کا کھلا اعلان کیا گیا کہ:

ہم لوگ امرھم شوریٰ بینھم کے بجائے پاپائیت کے نمونہ پر یہ خلافت قائم کر رہے ہیں۔ حالانکہ پاپائیت جمہوریت کے عالمگیر تقاضے کے ماتحت خود اپنے آپ کو تحلیل کرنے کی سوچ رہی ہے ......

...... قادیانیت کا ذکر ایک مثال کے طور پر کیا گیا ہے۔ ورنہ امت میں جو فرقے بن چکے ہیں۔ وہ قاطبۃً شخصی فکر کی پیداوار ہوتے ہیں۔"......

" ہر گروہ یا طبقہ جو زمانہ رسالت مآب کے بعد کسی بھی شخصی فکر کو اپنے لئے باعث نجات سمجھتا ہے اور اس کی طرف امت کو دعوت دیتا ہے بالکل قادیانی ہے اور محض قادیانی ہے"۔

(صدق جدید کالم ۲)

جماعت احمدیہ پر جب بھی کوئی مخالف معترض نکتہ چینی کے لئے کھڑا ہوتا ہے وہ لازمی طور پر جھوٹ افتراء اور کذب بیانی سے کام لیتا ہے کیونکہ حق کے مقابل میں کھڑے ہونے کی صورت میں اس کے لئے اس کے سوا چارہ ہی نہیں ہوتا۔ صوفی نذیر احمد صاحب کا بھی یہی حال ہے۔ کیونکہ انہوں نے حق کے خلاف قلم اٹھایا اس لئے انہیں جھوٹ و افتراء سے کام لینا پڑا۔ ہم ان کی خدمت میں گذارش کرنا چاہتے ہیں کہ جو کچھ انہوں نے تحریر فرمایا ہے وہ سراسر ...... صداقت سے ...... تعلق نہیں ......

(۱) انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دستار بندی کا ذکر کیا ہے جو سو فیصدی خلاف واقعہ ہے۔ جماعت احمدیہ کسی دستار بندی کی قائل نہیں اور نہ کبھی ان کی طرف سے کسی خلیفہ کی دستار بندی کی گئی ہے۔

(۲) یہ کہنا کہ جماعت احمدیہ امرھم شوریٰ بینھم کے بجائے پاپائیت کے نمونہ پر خلافت قائم کر رہی ہے۔ یہ بھی سراسر خلاف واقعہ امر ہے۔ جماعت میں اسلامی طریق پر انتخاب خلیفہ ہوتا ہے۔ اور یہ امر تو ظاہر ہی ہے کہ ساری دنیا کے مسلمان انتخاب خلیفہ کے وقت کبھی اکٹھے نہ ہوتے تھے۔ صرف مرکز میں موجود الوقت مسلمان ہی انتخاب میں حصہ لیتے رہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ میں ہوتا رہا ہے۔ مرکز میں انتخاب ہوتا رہا اور اس میں جس قدر افراد شامل ہو سکے ان کا انتخاب ساری جماعت کا انتخاب قرار پاتا رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے تو اپنے زمانہ میں صرف چھ افراد کی ایک کمیٹی اپنے بعد انتخاب خلیفہ کے لئے مقرر کر دی تھی اور اس کے ساتھ بعض قیود بھی لگا دی تھیں چنانچہ حضرت عثمان کا انتخاب اس کمیٹی کے ذریعہ سے عمل میں آیا اور کمیٹی کا انتخاب ساری امت مسلمہ کی طرف سے انتخاب قرار دیا گیا۔ انتخاب کے لئے یہ ایک سیدھی سادی اور آسان راہ تھی جس سے فتنوں کا راستہ بند کر دیا گیا۔ جماعت احمدیہ کے خلیفہ ثانی نے بھی اس سے ملتا جلتا طریق اختیار کیا۔ اور چھ افراد کی بجائے ایسے بہت سے افراد کو حق انتخاب دیا جو موقعہ پر آسانی سے جمع ہو کر انتخاب میں شامل ہو سکیں۔ حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس موقعہ پر عیسائیوں کے طریق انتخاب کا ذکر فرمایا ہے تو وہ محض بطور تائید کے کیا ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ یہ طریق انتخاب پاپائیت کی تقلید ہے۔ اگر اس کا نام کوئی شخص پاپائیت کی تقلید رکھتا ہے تو کیا وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک چھوٹی سی کمیٹی مقرر کرنے کا نام بھی پاپائیت کی تقلید رکھے گا۔

پاپائیت کا ذکر تو محض مثال و تائید کے طور پر کیا گیا ہے۔ اگر عیسائیوں کی کسی بات کا ذکر کرنا یا ان کے کسی صحیح و مفید طریق کو اختیار کرنا پاپائیت ہے تو پھر آج مسلمان جو عیسائیوں کی بہت سی باتوں اور دیگر طریقوں کو اپنا کر فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ان کا یہ طریق بھی پھر پاپائیت قرار دیا جانا چاہیئے مگر یہ تو بتایا ہے جماعت کا طریق انتخاب بعینہ وہ ہے جو خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے اختیار فرمایا تھا۔ کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی پاپائیت کی تقلید کی تھی؟ اگر ان کے مقرر کردہ طریق انتخاب پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا تو حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس طریق کو ...... کے ساتھ جاری کرنے پر کیوں اعتراض کیا جاتا ہے۔ پاپائیت کا طعنہ دیا جاتا ہے کیا یہ دیانتداری ہے۔ عجیب بات ہے جب ایک طریق حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپناتے ہیں تو وہ جائز ہوتا ہے اور جب اسے جماعت اختیار کرتی تو وہ پاپائیت ہو جاتی ہے تلک اذاً قسمۃ ضیزیٰ

اے مسلمان اور صوفی کہلانے والو! کچھ خدا کے خوف سے بھی کام لو۔ آخر خدا کو کیا جواب دو گے کیا اس قدر افتراء پر تمہاری خانقاہ کو سرفراز کرنے کا باعث ہے اور خدا کی رضوان اکبر کے حصول کا موجب ہے؟ کچھ تو خوف خدا کرو لوگو کچھ تو خدا سے شرماؤ۔

یہی اعتراض اہل پیغام لاہور کی طرف سے ابھارا گیا ہے اور ان کے ایک ظالم طبع بد دماغ نے اپنی کتاب "بلائے دمشق" میں تفصیل سے بیان کر کے اپنی حق دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔ ہم اس قماش کے معترضوں سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب خلیفہ کے لئے چھ افراد کی کمیٹی مقرر کرنا جائز تھا۔ تو اسے تم نے کیوں پاپائیت قرار نہیں دیا۔

(۳) یہ درست ہے کہ مسلمانوں کے دیگر تمام فرقے انتشار کا شکار ہیں۔ اور ان میں سے ہر گروہ شخصی فکر کو اپنی نجات کا باعث سمجھتا ہے۔ مگر جماعت احمدیہ کا معاملہ ان سے بالکل جدا ہے۔ یہاں کسی شخص کا فکر کام نہیں کر رہا۔ یہ جماعت الٰہی جماعت ہے اور خدا نے اپنے مامور کے ذریعہ سے اسے قائم کیا ہے اس کی بنیاد الہام، وحی اور خدا کے کلام و اعلام پر ہے۔ وہ قرآن کریم سنت نبوی اور احادیث صحیحہ کی پابند ہے۔ اس کی بنیاد کسی شخصی فکر پر نہیں وہ اس لئے قائم کی گئی ہے کہ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کا بکھرا ہوا شیرازہ پھر سے مجتمع کیا جائے۔ اور وہ سارے کے سارے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً پر کاربند ہو کر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں اور اس کے ذریعہ سے انتشار و افتراق کا کلیۃً خاتمہ کر دیا جائے۔ یہ ہے اس کے معرض وجود میں آنے کا مقصد۔ پس اسے شخصی فکر یا انتشار کا شکار بتانا سراسر ظلم اور حقیقت پر پردہ ڈالنا ہے اور سچائی کا انکار ہے۔

مخالفین احمدیت یاد رکھیں کہ وہ ایسے اوچھے ہتھیار اس کے خلاف استعمال کر کے خود ہی اپنی پردہ دری کراتے ہیں۔ وہ جماعت کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے۔ اور جس طرح بقول ایڈیٹر المنیر لائلپور ان کی پہاڑوں جیسی شخصیتیں جماعت کا مقابلہ میں ناکام و نامراد ہوتی رہیں، ویسا وہ بھی ناکام و نامراد رہیں گے ان کی مخالفتوں کے باوجود جماعت دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے گی۔ یہاں تک کہ وہ تمام دنیا پر چھا جائے گی۔ اور مخالفوں کے تمام منصوبے و شرارتیں خاک میں مل جائیں گی۔

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کا چھوٹا لڑکا عزیزم سید ناصر احمد سلمہ کے ہائر سیکنڈری کا امتحان آئندہ ۲۸ مارچ سے شروع ہو رہا ہے۔ تمام احباب۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیز موصوف کے اس امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار سید کریم بخش از کلکتہ

۲۔ میرے لڑکے جمیل احمد خاں چاند نے امتحان فائنل مڈل دیا ہوا ہے بزرگان اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیزی موصوف کی اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

اخوند اقبال محمد خان

از ڈیرہ غازیخان

دورۂ تحریک جدید کی روئیداد

(از جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے۔ وکیل المال تحریک جدید قادیان)

مرکز کے ارشاد کے مطابق خاکسار کو بطور نائب وکیل المال گذشتہ سال ۱۳ اکتوبر کو قادیان سے تحریک جدید کے مالی حصہ کے لئے دورہ کرنے کے لئے جانا پڑا اور ۸ نومبر کو راقم قادیان واپس پہنچا۔ مہاراشٹر، میسور اور آندھرا کے صوبہ جات کے چوبیس مقامات بمبئی۔ ساونت واڑی۔ باندہ۔ بلگام۔ نمند گڑھ۔ ڈنگا۔ مہامہ واڑہ۔ ہبلی۔ شیموگہ۔ سورب۔ بنگلور۔ مدراس۔ یادگیر۔ شورا پور۔ تیما پور۔ دیودرگ۔ اڈگور۔ حیدر آباد دکن۔ سکندر آباد۔ چنتہ کنٹہ۔ کرنول۔ محبوب نگر اور رشاد نگر جانے کی توفیق پائی۔ جماعتوں میں جو جا کر بیس دن رہنے اور کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اس کی روئیداد درج کی جاتی ہے۔ خاکسار کا یہ پہلا دورہ تھا اپنے علم وغیرہ کی خامیوں کی وجہ سے دل بہت خائف تھا لیکن تجربہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ کے کام میں کام کرنے والوں کی تائید اپنے فضل سے خود فرماتا ہے۔ بہت سا علاقہ ایسا تھا کہ لوگوں کی زبان ہی سمجھ نہ آتی تھی۔ نہ سائن بورڈ پڑھے جا سکتے تھے۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے نسلِ انسانی پر خاص فضل و رحم کرتے ہوئے احیاء دین اسلام کے لئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک کامل متبع اور شاگرد کو مبعوث فرمایا۔ اس مہدی زمان اور مسیحی دوران علیہ السلام نے نوعِ انسان کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں لے جانے کے لئے انتھک کوشش کی۔ اور ایک نہایت محبت کرنے والی۔ اللہ تعالیٰ سے عشق رکھنے والی اور ایمان سے معمور اور قربانی کا شدید جذبہ رکھنے والی جماعت قائم کر دی۔ جس کے ذریعہ اسلام از سر نو زندہ ہو رہا ہے۔ اور اغیار تک اس امر کے معترف ہونے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ خاکسار نے دیکھا کہ احباب کے قلوب اخوتِ اسلامی سے سرشار ہیں۔ اولیں ملاقات میں ہی ایک دوسرے سے یوں گھل مل جاتے تھے۔ گویا قریبی رشتہ دار یا دیرینہ رفیق ہیں۔ ایک مقام پر خاکسار انیس گھنٹے کے بس کے متواتر سفر کے بعد پہنچنے والا تھا۔ رات کے ساڑھے گیارہ بجے اس مقام تک تین میں سے دو افراد چار گھنٹے سے بس کے اڈے پر منتظر تھے تا مجھے تکلیف نہ ہو ورنہ میں رات کو اکیلے مکان پر نہ پہنچ سکتا تھا۔ تمام عہدیداران نے بھی اور احباب نے بھی اور مرکزی کارکنان مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ بنگلور، مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس، مکرم مولوی شفیق احمد صاحب مبلغ یادگیر اور مکرم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال نے بھی ہر طرح تعاون فرمایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

عجیب و غریب نظارے نظر آئے۔ جہاں ایک طرف متعدد مقامات پر ایسی تنگدستی دیکھنے اور سننے میں آئی کہ لوگ جو بچا کھچا پھینک دیتے تھے بعض لوگ اس انتظار میں ہوتے تھے۔ وہ جھپٹ کر جا کر کھا لیتے تھے بعض فقیر سٹیشن پر اتر جاتے مسافروں سے مانگتے پھر اسی ریل گاڑی میں آگے چل پڑتے۔ غلاظت کے ڈبوں (Dustbin) میں بقیہ کھانا پھینکنے پر تنگدست لوگ آپس میں لڑ پڑتے۔ پھر جو کامیاب ہوتا وہ اس میں سے غذا کھا کر نکلتا۔ ایک مقام پر ہزاروں لوگوں کے خاندانوں کو ایک حد درجہ غلیظ گلی میں اپنی اپنی جگہیں سنبھالتے لیٹے یا بیٹھے دیکھا۔ جو نسل در نسل اسی طرح گذارہ کرتے ہیں۔ قریب سے نہایت متعفن نالی بہتی پائی پڑی ہے۔ اس کی سڑاند سے وہاں سے گذرنا ممکن نہیں ہے۔ نہ معلوم یہ لوگ نہاتے کہاں سے ہیں۔ بارش میں کہاں جاتے ہیں۔ بہت سے خاندان ریلوے سٹیشن کے بکنگ آفس کے قریب زندگی گذارتے ہیں۔ ان کی مستورات لوگوں کے سامنے ہی بچوں کو اپنا دودھ پلاتی ہیں۔ اسی طرح سڑکوں پر بھی ہزارہا خاندان نہایت فاقہ کشی اور بے بسی کی زندگی گذارتے ہیں۔ یہ حالات دیکھ کر یہ خیال آتا تھا کہ یہ لوگ نہ صرف دنیوی طور پر قلاش ہیں (جس کی ذمہ داری بہر حال اعلیٰ طبقہ پر بھی عائد ہوتی ہے اور ان کو اونچا اٹھانے کی طرف توجہ نہیں کرتے اور عند اللہ اور عند الناس زیر الزام ہیں) دینی طور پر بھی اس سے کم مفلوک الحال نہیں ہیں۔ اور اگر ان میں دینی حس پیدا ہو جائے تو لازماً ان کی دنیوی حالت بھی سدھر جائے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو پہلے سے بڑھ کر زیادہ کام کرنے کی توفیق عطا فرماتے۔ آمین۔

باوجود ظاہری غربت اور تنگدستی کے ایمان کیا انقلاب پیدا کر دیتا ہے۔ اس کے نظارے بھی دیکھنے میں آئے۔ مقام ساگر ضلع شیموگہ۔ صوبہ میسور ایک نہایت غریب دوست نے بااصرار میرے ساتھ اپنے کرایہ پر مقام سورب جانے کی پیشکش کی اور وہ ساتھ گئے۔ ان کا اصرار اس لئے تھا کہ وہ ہر ایک کے حالات سے واقف ہیں۔ چندہ کی زیادتی میں وہ مدد دے سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ واپسی پر وہ وقت پر اپنے کام پر نہ پہنچ سکے۔ اور میرے سامنے ان کے افسر نے انہیں بلایا۔ اور یہ معلوم کرنے پر کہ مرکز کی طرف سے ایک شخص آیا ہے۔ اس کے ساتھ وہ سورب چلے گئے تھے۔ افسر موصوف نے کچھ نہیں کہا بلکہ مزید اجازت دے دی۔ میں نے اس دوست کی حالت کے پیش نظر انہیں کرایہ دے دیا۔ تو انہوں نے یہ دس روپیہ کی رقم فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ میں دے دی۔ اور کہنے لگے کہ رات آپ نے دو روپے یہ کہہ کر واپس کئے تھے کہ صبح لے لوں گا۔ اور صبح کو میرے گھر والوں نے خرچ کے لئے ہمارے پاس اور کچھ نہ تھا۔ پھر انہوں نے کہا کہ میری حالت اچھی نہیں۔ لیکن میں بچوں کو بھی چندہ تحریک جدید میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔ ہر ایک کی طرف سے پندرہ پیسے ماہوار دیا کروں گا۔ چنانچہ دیگر لازمی چندوں کے علاوہ انہوں نے تحریک جدید کے لئے پینتیس روپے وعدہ کیا۔ فضل عمر فنڈ کا بھی کچھ وعدہ کیا۔ ان کی مفلوک الحالی اور استقامت [illegible] میں حیران ہوں بظاہر ان کے قلیل مشاہرے سے ان کی اور ان کے اہل و عیال کی روح و جسم کا تعلق قائم رہنا بھی محال نظر آتا تھا۔

مدراس میں ایک غریب حجام سے ہم ملے۔ ان کی دکان پر سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر موجود تھا جو ہر آنے والے کو نظر آتا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ اس جگہ کے امام مسجد کو میں نے یہ منوا لیا ہے کہ ہمارے مبلغ وہاں جماعت احمدیہ کے عقائد کے متعلق ایک جلسہ منعقد کر کے تقریر کریں۔ چنانچہ واپسی پر ان صاحب سے آگے اس جگہ کے غیر از جماعت بوڑھے دکاندار نے از خود اس بات کا ذکر کیا۔ یہ غریب حجام باصرار اپنے مکان پر ہم تینوں افراد کو لے گئے۔ وہ مکان نہیں تھا بلکہ معمولی سی جھونپڑی تھی جو بمشکل آٹھ اور چھ فٹ طول و عرض کی ہوگی۔ چند منٹ ہم وہاں بیٹھے۔ جگہ اتنی تنگ تھی کہ مجبوراً ان کی اہلیہ محترمہ ایک کونے میں کھڑی رہیں۔ یہ جھونپڑی ظاہر ہے کہ ہر سہولت سے عاری تھی۔ انہوں نے بتایا کہ احمدیت قبول کرنے پر میرے والد نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے جو ملیا پالم کے قریب ہے۔ ان کے گھر کا سارا سامان آٹھ دس روپے سے زیادہ کا نہ ہوگا۔ ایسے [illegible]۔ تبلیغ کے ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کا بھی جذبہ موجود تھا اور انہوں نے تحریک جدید میں بھی چندہ لکھوایا۔

جماعت احمدیہ میں ایسے قربانی کرنے والوں کی کثرت ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے تعلق میں فرمایا:-

"جن کے دل میں مرض ہو ان کے پاس اگر کروڑوں روپیہ ہو تب بھی وہ کہیں گے۔ کھانے کو ملتا نہیں۔ چندے کہاں سے دیں لیکن مومن کے پاس کچھ بھی نہ ہو تو بھی کہے گا کہ بسم اللہ میں حاضر ہوں۔ جن کے ذریعہ فتح ہوگی وہ وہی ہیں۔ جن کے دل ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جو مشکلات اور قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جو مشکلات اور تکلیف میں زیادہ قربانی کرتے ہیں۔ انہی لوگوں کی کوشش سے فتح ہوتی ہے۔ اور انہی لوگوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی برکات نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جماعت احمدیہ کو قائم رکھنے والے یہی لوگ ہیں۔ جو مصیبت میں قدم آگے بڑھاتے ہیں۔ اور کسی صورت میں بھی پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لیتے۔"

("پانچ ہزاری مجاہدین" صفحہ ۱۷)

مدراس میں ایک بیرونی جماعت کے ایک احمدی دوست بسلسلہ کاروبار کے تعلق میں آئے تھے۔ ملاقات ہوئی جس [illegible] دوست کا میں نے ذکر کیا ہے وہ نئے مسلمان ہوئے ہیں۔ اور یہ صاحب باوجود اپنے تمول کے ان کی دلداری کرتے اور ان سے میل جول رکھتے ہیں۔ یہ کاروبار [illegible] مزدور ہ۔ نہ اچھی انگریزی۔ نہ مدراس کی جنوبی جانے والی زبان جانتے تھے مکرم مبلغ صاحب کے ترجمہ کے ذریعہ ان سے گفتگو ہوتی تھی۔ کئی روز ہم اکٹھے حصول وعدہ جات اور وصولی کے لئے جاتے رہے۔ سلسلہ احمدیہ کے متعلق انہیں کوئی مفید بات معلوم ہوتی تو نوٹ کر لیتے۔ باوجود ان زبانوں کے نہ جاننے کے احمدیت کے متعلق ان کی معلومات بہت وسیع تھیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ سیلون سے جو رسالہ احمدیت کے متعلق شائع ہوتا ہے اس کا باقاعدگی سے انہوں نے مطالعہ کیا ہے۔ اور [illegible] سکتے ہیں کہ [illegible] رسالہ [illegible] شائع کرتے ہیں۔ اور [illegible] کرتے [illegible] مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ [illegible]

یتیں نے دیکھے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مدراس میں جو عالمی نمائش اس وقت منعقد ہے اس میں احمدیت کے متعلق سٹال لگانے کے لئے اولین تحریک انہی دوست نے کی تھی اور تین صدر روپیہ بھی دیا تھا۔ چنانچہ مرکز کی خاص توجہ سے یہ سٹال بہت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ اور یہ دوست بھی اس موقعہ پر وہاں خدمت میں حصہ لے رہے ہیں)

ایک روز انہوں نے اشتغال کا پرچہ لے کر اس طرح دیکھنا شروع کیا گویا وہ اردو پڑھ سکتے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ وہ کیا پڑھ رہے ہیں جبکہ وہ کہتے تھے کہ وہ اردو نہیں جانتے۔ تو بے اختیار ان کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ انہوں نے کہا کہ ابتداء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کیسی شدید مخالفت ہوئی۔ اور آپ حضور کا ذکر خیر روزانہ شائع ہوتا ہے۔ کاش میں بھی اردو جانتا۔ اور اس سے مستفید ہو سکتا۔ ایسے احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کے مصداق ہیں۔

ینصرک اللہ من عندہ۔
ینصرک رجال نوحی الیھم
من السماء۔ لا مبدل لکلمات
اللہ (ترجمہ۔ خدا اپنی طرف سے
تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ
لوگ کریں گے جن کے دلوں میں
ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے
خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں
سکتا۔ بحوالہ تذکرہ ص ۵۰)

اسی طرح خصوصاً یادگیر میں حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لگائے ہوئے پودے کی ترقی کو دیکھ کر طبیعت مسرور ہوئی۔ قادیان کا مثیل اسے پایا۔ نہایت باقاعدگی سے بروقت اذان اور با جماعت نماز۔ درس۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اجلاسات۔ چندوں کی باقاعدگی۔ اور سلسلہ کے لئے فدائیانہ محبت اور جوش (اللھم زد فزد)۔

چونکہ مرکز احمدیت کے صوبہ مشرقی پنجاب میں جماعتیں بہت دور ہیں۔ ایک کثیر حصہ جماعت کا ایسا ہے جنہوں نے اپنے مالی تنگ دستی کی وجہ سے نہ ان بیس اکیس سال میں بلکہ اس سے قبل بھی کبھی قادیان اور حضرات خلفاء کرام والا احترام کی زیارت کا موقعہ نہیں پایا۔ لیکن ان کے ایمان چٹانوں کی طرح مضبوط ہیں۔ خاکسار نے تحریک جدید کے علاوہ دو امور کے متعلق خاص طور پر ہر جماعت میں تحریک کی

ایک تو یہ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ہر فرد براہ راست خط و کتابت کرے اور دعاؤں کے لئے عرض کریں۔ امام وقت کی دعائیں نہایت بابرکت اور سریع التاثیر ہوتی ہیں۔ جو لوگ کسی تکلیف میں مبتلاء تھے ان سے اپنے سامنے خطوط لکھوائے۔ چنانچہ اس بارے میں واقعات بھی سناتے۔ مثلاً قادیان کے قریب موضع ننگل کے ایک سکھ پر قتل کی نیت سے اس کا بڑا بھائی حملہ آور ہو گیا۔ لیکن بڑا بھائی قتل ہو گیا۔ اس نے حضور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ حضور نے دعا فرمائی۔ جواب آنے پر وہ ہر جگہ ذکر کرتا تھا کہ میں بری ہو جاؤں گا۔ حضرت صاحب نے دعا فرمائی۔ اور نہایت غیر معمولی حالات میں وہ بری ہو گیا۔ دوسری تحریک یہ کرتا تھا کہ احباب کو مرکز قادیان کی زیارت کی کوشش کرنی چاہیئے۔

خاکسار نے احباب اور جماعتوں کا سلام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پہنچا کر دعا کے لئے عرض کیا۔ حضور نے ازراہ کرم جواب بھجوایا کہ میں ان سب احباب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں۔ میرا محبت بھرا سلام ان تک پہنچا دیا جائے۔ احباب کی خدمت میں یہ پیغام پہنچاتے ہوئے اس نہایت شفیق وجود کی صحت و سلامتی اور کامرانی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے:

اس دورہ میں احباب سے تحریک جدید کے وعدے لئے جا سکے انہیں اپنے گذشتہ وعدوں سے (بشمول وعدہ جات نو) تقریباً چار ہزار چھ صد روپے زائد وعدے کرنے اور تقریباً ... ہزار روپے نقد ادا کرنے کی توفیق ملی۔ ساتھ ہی خاکسار نے ساڑھے اٹھارہ ہزار روپے سالانہ آمد اور قریباً دو لاکھ روپے کی جائداد کی وصایا کرائیں۔ سالانہ آمد سے بفضلہ تعالیٰ قریباً سات صد روپے سالانہ زائد آمد مرکز کو ہوا کرے گی۔ میں اس موقعہ پر بعض احباب کے لئے خاص طور پر دعا کی تحریک کرتا ہوں۔

(۱) مکرم حاجی بی۔ ایم عبد الرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور کے خاندان کے افراد نے ستاسی ہزار تین صد روپے کی جائدادوں اور ساتھ ہزار چھ صد چالیس روپے سالانہ آمد کی وصایا کی ہیں۔

(۲) ان کے بھائی مکرم بی۔ ایم بشیر احمد صاحب جن کی وجہ سے اس خاندان میں احمدیت کا احیار ہوا تھا اور جماعت نے ترقی کی) بے حد مالی مشکلات میں ہیں:

(۳) اسی طرح مدراس کے مکرم اے ایم علی محی الدین صاحب شدید مالی مشکلات میں ہیں۔ باوجود انہوں نے ساٹھ ہزار روپے کی جائداد اور تین ہزار روپیہ کی سالانہ آمد کی وصیت کی ہے

(۴) مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۵) مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس کو بھی شدید مالی مشکلات درپیش ہیں۔ براہ کرم احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین:

نتیجہ امتحان تاریخ احمدیت ناصرات الاحمدیہ بھارت

بڑا گروپ بعمر ۱۱ تا ۱۵ سال۔ کل 75

(منجانب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)۔

ناصرات الاحمدیہ قادیان

نام	نمبر
بشریٰ بیگم مبشر	۶۵
امۃ العلیم عصمت	۶۴
بشریٰ طیبہ	۶۴
نصرت بیگم	۶۴
صاحبزادی امۃ الکریم کوکب	۶۴
سلیمہ بیگم	۶۳
امۃ النصیر نیاز	۶۲
صبیحہ سلطانہ	۵۲
امۃ العلیم کشمیری	۵۶
ریحانہ شاہین	۵۲
نجمہ پروین	۵۴
مریم بیگم	۶۵
بشریٰ شہزادی	۴۹
امۃ الحفیظ ربانی	۴۴
جمیلہ سلطانہ	۴۵
امۃ العلیم	۴۸
ممتاز مسرت	۳۸
ناصرہ بیگم	۳۶
امۃ المجیب	۳۷
فاطمہ زہرہ	۴۶
صادقہ پروین	۳۵
عزیزہ مبارکہ	۵۷
بشریٰ صدیقہ	۵۳
رشیدہ سلطانہ	۵۲
فرحت سلطانہ	۴۸
امۃ الکریم	۲۵
رفعت النساء	۳۷
امۃ العزیز نگہت	۵۷
صفیہ نصرت	۳۵
بشریٰ صادقہ	۳۷

نام	نمبر
خالدہ پروین	۳۰
بشریٰ بیگم کمعاڈا	۴۰
عصمت بیگم	۴۵
ظہیرہ بدر	۵۵
عائشہ بیگم	۵۸
امۃ اللطیف	۵۴
حمیدہ بشریٰ	۲۵
امۃ العزیز بہاری	۵۲
امۃ القدیر	۲۷
بشریٰ صادقہ چیمہ	۴۲
امۃ النصیر منصورہ	۲۵
شکیلہ پروین	۴۹
امۃ الکریم گجراتی	۴۸
ساجدہ ثریا	۵۱
نسیم اختر کالا افغاناں	۳۴
نزہت بیگم	۴۰
بشریٰ بیگم	۴۰
امۃ الرفیق	۳۴
ناصرہ سلطانہ	۲۹
صادقہ بیگم	۳۰
امۃ النصیر سلطانہ	۳۹
فرزانہ	۳۲
منیرہ مقدس	۵۱
ساجدہ رحمٰن	۳۶
ناصرہ بیگم ڈوگر	۵۲
امۃ الوحید شوکت	۳۵
منورہ سلطانہ	۴۷

مدراس

نام	نمبر
رفیعہ محمد	۳۴
شوکت جہاں	۳۰
بلقیس بیگم	۳۴
نصرت جہاں	۳۴
سعیدہ عارفہ	۲۵

شیموگہ

نام	نمبر
عقیلہ بیگم	۶۱
سعیدہ فوزیہ	۶۵

بنگلور

نام	نمبر
زہیرہ بیگم	۲۵
امۃ الرحیم	۳۴
صفیہ بیگم	۵۳
شاہدہ بیگم	۴۵

دہلی

نام	نمبر
ناصرہ تسنیم	۴۹

کیندرہ پاڑہ

فیق النساء ۴۸
زبید النساء ۶۰
امۃ الرفیق ۳۹
نجم النساء ۵۳

سکندرہ آباد

حمیدہ بیگم ۲۶
فضیلت بیگم ۴۴

بھدرک

صالحہ خاتون ۵۹
مبارکہ بیگم ۲۷
شاہدہ خاتون ۳۲
طیبہ خاتون ۴۶

شاہجہانپور

نجمی خالدہ ۴۸
صبیحہ خاتون ۴۲

کیرنگ

ممتازہ بیگم بنت محمود خاں ۳۱
لطیفہ بیگم بنت شیخ منیر صاحب ۴۸
خدیجہ بی بی بنت برکت خاں صاحب ۵۸

صبیحہ بیگم بنت محسن خان صاحب مرحوم ۵۰
رابعہ بشریٰ خاتون بنت حکیم الدین صاحب مرحوم ۵۰
منصورہ بیگم عرف عطران بی بی بنت عبدالمطلب ۵۹
منصورہ بیگم بنت شیخ صاحب ۵۷
جمیلہ بیگم بنت شیخ اسمٰعیل ۴۲

پنگال

ہاجرہ بیگم ۴۵
رحمت بیگم ۶۰

دھوال ساہی سونگھڑہ

سلیمہ خاتون ۲۸
عظیمہ خاتون ۳۰

چنتہ کنٹہ

مشاہدہ بیگم ۳۵
قمر پروین ۶۰
امۃ السلیم بنت اعظم صاحب ۴۷

کلکتہ

شکیلہ نسرین ۲۵
عابدہ پروین ۴۵

میرا الٰہی سے پیوند ہے

جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں

از سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے جو شخص سچے دل سے خداتعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا جو اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خداتعالیٰ کے تمام خزانوں کو اپنا سمجھتا ہے اور امساک اس سے دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ خداتعالیٰ نے بتایا ہے کہ میرا الٰہی سے پیوند ہے جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔"

سیدنا حضرت اقدس نے مزید فرمایا کہ

"تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے جو خدا سے محبت کرے۔ اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خداتعالیٰ کے ارادہ سے آتا ہے پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کو چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائیگا۔"

احباب کرام مالی فرائض کی انجام دہی کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشادسے واضح ہے کہ حضور احباب جماعت سے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لئے تاکید فرماتے ہوئے یہ توقع رکھتے ہیں کہ احباب جماعت باوجود اپنی ذاتی و خاندانی ضروریات اور مشکلات کے دین کے کاموں کو مقدم رکھتے ہوئے مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

ناظر بیت المال قادیان

درخواست دعا۔ میری والدہ محترمہ سرینگر میں تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ کھانا پینا بالکل چھوڑ دیا ہے ۱۸ مارچ کو انہیں سرینگر لایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے ان کا ایکسرے لینے کے بعد کہا کہ مریضہ کو کینسر Cancer ہو گیا ہے۔ خوراک نہ کھا سکنے کی وجہ سے والدہ صاحبہ بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ میں تمام درویشان کرام اور بزرگان سلسلہ سے والدہ ماجدہ کی صحت یابی کیلئے نہایت دردمندانہ رنگ میں دعا کی التجا کرتا ہوں نیز والدہ صاحبہ کی صحت یابی کیلئے مبلغ ۵/- روپے اعانت بدر میں دیتا ہوں۔ خاکسار محمد عبداللہ کشمیری کارکن دفتر دعوت و تبلیغ قادیان

وصایا

نوٹ۔ وصیتیں منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ ۱۵ یوم کے اندر مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی میں اس کی اطلاع دے۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

وصیت نمبر ۱۳۷۰۲۔ انیسہ فاطمہ زوجہ مولوی بشیر احمد صاحب خادم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۴۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد صرف مبلغ -/۳۰۰ روپیہ حق مہر بذمہ خاوند مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ انیسہ فاطمہ محلہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب انڈیا ۱۲/۲/۴۷

گواہ شد خاکسار بشیر احمد خادم مبلغ درویش کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان شوہر موصیہ ۱۲/۲/۴۷ گواہ شد نصیر احمد خادم محلہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب انڈیا ۱۲/۲/۴۷

وصیت نمبر ۱۳۷۰۷۔ ناصر احمد ولد مخدوم حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۲۲/۲/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہوتا ہے جو مجھے مبلغ -/۹۵ روپیہ ماہوار کے حساب سے ملتی ہے۔ میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اگر میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے پر جو بھی ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ العبد ناصر احمد ابن مخدوم حسین صاحب خادم مسجد مبارک قادیان ۲۲/۲/۴۸

گواہ شد مخدوم حسین خادم مسجد مبارک قادیان ۲۲/۲/۴۸

العرقوم و گواہ شد قریشی محمد شفیع عابد موصی ۲۲۹۲
قادیان ۲۲/۲/۴۸

تصحیح ایڈریس

بعض دوست میرے پرانے پتہ پر خط و کتابت کرتے ہیں جو اب بدل چکا ہے۔ صحیح موجودہ پتہ یہ ہے:-

دار الرحمت۔ امام کوچہ سنتو بالا۔ سرینگر کشمیر
خاکسار بابو غلام رسول نائب پراونشل امیر جماعت احمدیہ کشمیر

اعلان برائے انتخابات جدید جماعتہائے احمدیہ بھارت

چونکہ موجودہ عہدیداران جماعت کی میعاد عہدہ ۳۰ اپریل ۱۹۶۸ء کو ختم ہو رہی ہے اس لئے تمام جماعتوں کو لازم ہے کہ آئندہ تین سال کے لئے انتخاب کروا کر ۳۰ اپریل ۱۹۶۸ء سے قبل عہدیداران کی فہرستیں نظارت علیا میں بھجوا دیں۔ نئے عہدیداران یکم مئی ۱۹۶۸ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۷۱ء تک تین سال کے لئے منتخب کئے جائیں گے۔ اور ان کا انتخاب اُن قواعد کے ماتحت ہو گا جو کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے منظور کردہ ریزولیوشن نمبر ۱۳ مورخہ ۲۸/۳ غیر معمولی ریکارڈ ہو چکا ہے۔ جماعتوں کے پاس قواعد انتخاب پہلے سے موجود ہوں گے۔ پھر بھی اگر درکار ہوں بذریعہ پوسٹ کارڈ نظارت ہذا سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ جملہ مبلغین کرام اور انسپکٹر صاحبان بیت المال بھی انتخاب کی طرف جماعتوں کو توجہ دلائیں۔ تا یہ کام بھی وقت پر ہو جائے اور اس کی منظوری بھی بروقت ہو جائے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب آنریری انسپکٹر بیت المال جماعتہائے احمدیہ

جنوبی ہند مورخہ ۱-۴-۶۸ تا ۴-۵-۶۸

جملہ مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل جماعتوں میں مورخہ ۱-۴-۶۸ تا ۴-۵-۶۸ دورہ کر رہے ہیں۔ جس میں حسابات کی چیکنگ اور چندہ جات کی وصولی کا کام سر انجام دیں گے امید ہے کہ عہدیداران مال اور دیگر احباب ان سے کما حقہ تعاون فرماتے ہوئے عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	کیفیت
۱	مدراس	-	-	۱-۴-۶۸	
۲	کننانور	۲-۴-۶۸	۲ یوم	۵-۴-۶۸	
۳	مرکرہ	۵-۴-۶۸	۲ 〃	۷-۴-۶۸	
۴	موگرال	۷-۴-۶۸	۲ 〃	۱۰-۴-۶۸	
۵	پینگاڈی	۱۰-۴-۶۸	۲ 〃	۱۲-۴-۶۸	
۶	کنانور	۱۲-۴-۶۸	۱ 〃	۱۳-۴-۶۸	
۷	ٹیلی چری، ایرنگرہ	۱۴-۴-۶۸	۱ 〃	۱۵-۴-۶۸	
۸	کالیکٹ	۱۵-۴-۶۸	۲ 〃	۱۸-۴-۶۸	
۹	کرونا گیلی	۱۹-۴-۶۸	۵ 〃	۲۵-۴-۶۸	۲ یوم ۲۰، ۲۱ کیرالہ
۱۰	کوٹار	۲۶-۴-۶۸	۱ 〃	۲۷-۴-۶۸	احمدیہ کانفرنس منعقد ہوگی
۱۱	سنتان کولم	۲۷-۴-۶۸	۱ 〃	۲۸-۴-۶۸	
۱۲	میلاپالم	۲۸-۴-۶۸	۱ 〃	۲۹-۴-۶۸	
۱۳	منار گھاٹ	۲۹-۴-۶۸	۱ 〃	۳۰-۴-۶۸	
۱۴	املانعور	۳۰-۴-۶۸	۱ 〃	۱-۵-۶۸	
۱۵	کرولائی	۱-۵-۶۸	۱ 〃	۲-۵-۶۸	
۱۶	کالیکٹ	۲-۵-۶۸	۱ 〃	۳-۵-۶۸	
۱۷	مدراس	۴-۵-۶۸	-	—	

وعدہ جات وقف جدید ۱۹۶۸ء

جن جماعتوں یا افراد کی طرف سے سال رواں ۱۹۶۸ء کے وعدہ جات دفتر وقف جدید میں موصول ہو چکے ہیں ان کے وعدوں کی رقوم کے ساتھ ان جماعتوں کی فہرست بغرض دعا سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں ارسال کر دی گئی ہے۔ احباب جماعت سے بھی درخواست ہے کہ دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کو اپنے فضلوں سے نوازے اور ہر قسم کی برکتوں سے مالا مال فرما دے۔ آمین۔

جن جماعتوں کے وعدے تا حال دفتر ہذا میں موصول نہیں ہوئے ان جماعتوں کے صدر و سیکرٹریان مال فوری طور پر متوجہ ہوں اور اپنی اپنی جماعت کے مردوں عورتوں اور بچوں کے وعدے حاصل کر کے جلد دفتر ہذا میں ارسال فرما دیں۔ اسی طرح اطفال کی طرف سے ترسیل چندہ کی تفاصیل نام بنام الگ بنا کر ارسال فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

ہفتہ تحریک جدید کی رپورٹیں

جملہ صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ انہوں نے ہفتہ تحریک جدید یکم مارچ تا سات مارچ پروگرام کے ماتحت اپنی اپنی جماعتوں میں منایا ہوگا۔ اس کی رپورٹ جلد از جلد دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرما دیں۔ ابھی تک صرف چند جماعتوں کی رپورٹیں آئی ہیں آپ کی طرف سے رپورٹ نہ آنے کے سبب دفتر ہذا کو آپ کی کارگزاری کا کوئی علم نہیں ہو سکا۔ دفتر ہذا کی طرف سے عنقریب رپورٹوں کا خلاصہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں دعا کیلئے بھجوایا جا رہا ہے ایسا نہ ہو کہ آپ اس سلسلہ میں حضور کی خصوصی دعاؤں سے حصہ نہ لے سکیں۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

ساٹھ کی بجائے آٹھ

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم مارچ ۱۹۶۸ء سے موجودہ مہنگائی کے پیش نظر جبکہ ملک کے دیگر اخبارات نے بھی مجبور ہو کر اپنے اپنے اخبارات کی سالانہ شرح میں اضافہ کر دیا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری اور فیصلہ کے مطابق اخبار بدر کا سالانہ چندہ سات روپے کی بجائے آٹھ روپے کر دیا گیا ہے۔ آئندہ احباب ۸ روپے سالانہ کے حساب سے رقم بھجواتے ہوئے چندہ اخبار بدر بھجوایا کریں۔

مینیجر بدر